106527 ـ جہاں دن طویل ہو یا پھر سورج غروب نہ ہوتا ہو تو وہاں روزہ کیسے رکھا جائے ؟

سوال

اول:
جن لوگوں کے ہاں دن بیس گھنٹوں کا ہو تو وہ روزہ کیسے رکھیں، کیا وہ روزہ کے لیے اندازہ لگائیں گے ؟
اور اسی طرح اگر کہیں دن بالکل چھوٹا ہو تو وہ روزہ کیسے رکھیں گے ؟
اور اسی طرح جہاں چھ ماہ تك دن رہتا ہے اور چھ ماہ تك رات رہتی ہے وہ لوگ روزہ کیسے رکھیں اور نماز کس طرح ادا کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" جہاں رات اور دن چوبیس گھنٹوں میں ہوتا ہو چاہے چھوٹا ہو یا لمبا تو وہ دن کے وقت روزہ رکھیں گے، اور ان کے لیے یہی کافی ہے الحمد للہ چاہے دن بالکل چھوٹا ہو، لیکن جن لوگوں کے ہاں رات اور دن اس سے طویل ہو مثلا چھ ماہ تك تو وہ نماز اور روزہ کے لیے اندازہ لگا کر نماز اور روزے کی ادائیگی کرینگے.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے دن جو کہ ایك برس کا ہو گا میں حکم دیا ہے، اور اسی طرح اس کے اس دن کے بارہ میں جو ایك ماہ کا ہوگا، یا پھر ایك ہفتہ کے برابر اس میں نماز کے الیے اندازہ لگا کر نماز ادا کی جائیگی.

سعودی عرب کی کبار علماء کمیٹی نے اس مسئلہ میں غور و خوض کر کے درج ذیل فیصلہ کیا ہے یہ قرار نمبر 16 بتاریخ 12 / 4 / 1398 ھـ ہے:

و الصلاۃ و السلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ و بعد:

اول:

جو لوگ ایسے علاقوں میں بستے ہیں جہاں طلوع شمس اور غروب آفتاب کے ساتھ دن میں تمیز ہوتی ہو لیکن گرمیوں میں ان کے ہاں دن بہت زیادہ طویل ہوتا ہو اور سردیوں میں دن بہت زیادہ چھوٹا ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں شرعی طور پر معروف اوقات میں ادا کریں گے کیونکہ عمومی طور پر اللہ تعالی کا فرمان ہے:

آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تك نماز قائم کریں،اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقینا فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے الاسراء (78).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

یقینا مومنوں پر نماز کی ادائیگی وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے النساء (103).

اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ظہر کا وقت یہ ہے کہ جب سورج زائل ہو جائے اور آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہو جب تك عصر کا وقت نہ ہو، اور عصر کا وقت اس وقت تك ہے جب تك سورج زرد نہ ہو، اور مغرب کی نماز کا وقت اس وقت تك ہے جب تك شفق غائب نہ ہو، اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تك ہے، اور فجر کی نماز کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع شمس تك ہے، چنانچہ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز ادا نہ کی جائے کیونکہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

اس کے علاوہ دوسری احادیث کی بنا پر جن میں نمازوں کے اوقات کی قولی اور فعلی تحدید پائی جاتی ہے، اور ان میں دن اور رات کے طویل یا چھوٹا ہونے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا، جب تك نمازوں کے اوقات کی ان علامات کے ساتھ تمیز ہوتی ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں.

رہا مسئلہ رمضان المبارك کے مہینہ کے اوقات کی تحدید کا تو مکلفین کو چاہیے کہ وہ ہر دن کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی باقی اشیاء سے اجتناب کر کے طلوع فجر سے غروب آفتاب تك روزہ رکھیں جب تك ان کے ہاں دن اور رات میں تمیز ہوتی ہے یعنی رات سے دن واضح ہوتا ہے، اور دن اور رات کا مجوعی وقت چوبیس گھنٹے ہے، اور ان کے لیے صرف رات کے وقت ہی کھانا پینا اور جماع کرنا حلال ہوگا، چاہے رات بہت ہی چھوٹی ہو.

کیونکہ شریعت اسلامیہ سب ممالك میں لوگوں کے لیے عام ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد ہے:

تم رات کے سیاہ دھاگے سے فجر کا سفید دھاگہ واضح ہونے تك کھاؤ پیئو اور پھر رات تك روزہ پورا کرو البقرۃ (187).

چنانچہ جو کوئی بھی دن طویل ہونے کی بنا پر روزہ مکمل کرنے سے عاجز ہو جائے یا پھر علامات اور تجربہ کی بنا پر

یا پھر امانتدار ڈاکٹر کے بتانے سے اسے علم ہو جائے یا اس کا ظن غالب ہو کہ سارے دن کا روزہ رکھنا اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے، یا پھر اسے شدید بیمار کر دے گا، اور پھر اس کی بیماری میں اضافہ کر دے گا، یا اس کی شفایابی میں رکاوٹ پیدا کریگا تو وہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں کسی بھی مہینہ میں ان روزوں کی قضاء میں روزے رکھے جن میں وہ قضاء کر سکتا ہو.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تم میں سے جو کوئی بھی اس مہینہ کو پا لے تو وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ سبحانہ و تعالی کسی بھی جان اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی الحج (78).

دوم:

جو لوگ ایسے علاقے میں بستے ہیں جہاں گرمیوں میں سورج غروب ہی نہیں ہوتا، اور سردیوں میں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا، یا پھر وہ ایسے علاقوں میں رہتے ہیں جہاں چھ ماہ تك دن رہتا ہے، اور چھ ماہ تك رات ہی رہتی ہے تو ان پر واجب ہے کہ وہ ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں ادا کیا کریں، اور وہ ان نمازوں کے لیے اندازہ لگا کر وقت مقرر کریں اور اس کی تحدید کے لیے وہ اپنے قریب ترین ملك پر اعتماد کریں جہاں فرضی نمازوں کے اوقات کی تمیز ہوتی ہو.

کیونکہ اسراء و المعراج والی حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارك و تعالی سے تخفیف طلب کرتے رہے حتی کہ پانچ رہ گئیں تو اللہ نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر دن اور رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (162).

اور اس لیے بھی کہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ:

" اہل نجد میں سے ایك شخص رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا جس كے سر كے بال پراگندہ تھے ہم اس كی گنگاہٹ تو سن رہے تھے ليكن ہميں سمجھ نہيں آ رہی تھی كہ وہ كيا كہہ رہا ہے، حتی كہ وہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے قريب ہوا تو وہ اسلام كے بارہ ميں دريافت كر رہا تھا چنانچہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" دن اور رات ميں پانچ نمازيں ہيں، تو اس نے كہا: كيا مجھ پر اس كے علاوہ اور بھی ہيں ؟ تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا نہيں، الا يہ كہ تم نفلی نماز ادا كرو .... " الحديث

صحيح بخاری حديث نمبر (46) صحيح مسلم حديث نمبر (11).

اور يہ بھی ثابت ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اپنے صحابہ كو دجال كے بارہ ميں بتايا تو صحابہ كرام نے عرض كيا:

وہ زمين ميں كتنے دن رہے گا ؟

نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

چاليس يوم، اس كا ايك دن ايك سال كے برابر ہوگا اور ايك دن مہينہ كے برابر اور ايك دن ايك ہفتہ كے برابر اور باقی سارے ايام تمہارے ايام كی طرح ہونگے.

صحابہ كرام كہتے ہيں ہم نے عرض كيا اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ عليہ وسلم جو دن ايك سال كے برابر ہو گا كيا اس ميں ايك دن كی نمازيں كافی ہونگی ؟

تو نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہيں بلكہ تم اس كے ليے اندازہ لگاؤ "

صحيح مسلم حديث نمبر (2937).

اس حديث ميں بيان ہوا ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اس دن كو جو ايك سال كے برابر ہے ميں پانچ نمازيں ادا كرنا كافی قرار نہيں ديا، بلكہ صحابہ كرام پر واجب كيا كہ وہ ہر چوبيس گھنٹوں ميں پانچ نمازيں ادا كريں.

اور انہيں يہ حكم ديا كہ وہ اپنے ملك ميں عام وقت كے مطابق اس دن كو تقسيم كريں، اس ليے جس علاقے كے مسلمانوں نے يہ سوال كيا ہے انہيں چاہيے كہ وہ اپنی نمازوں كے اوقات كے ليے اپنے قريب ترين ملك جس ميں دن اور رات كی تميز ہوتی ہے اس كے مطابق اندازہ لگا كر چوبيس گھنٹوں ميں پانچ نمازيں ادا كريں، جن ميں شرعی علامات كا خيال ركھا جائے.

اسی طرح ان پر واجب ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزے بھی رکھیں، اور انہیں اپنے روزے کے لیے طلوع فجر اور غروب آفتاب یعنی سحری اور افطاری کے وقت کے لیے اور رمضان کی ابتداء اور اختتام کے لیے اپنے قریب ترین ملك جہاں رات اور دن میں تمیز ہوتی ہو کے مطابق اندازہ لگا کر روزہ رکھیں، اور اس دن اور رات کا مجموع وقت چوبیس گھنٹے ہو؛ کیونکہ اس کی دلیل اوپر مسیح الدجال والی حدیث گزر چکی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی نماز پنجگانہ کے بارہ میں راہنمائی کرتے ہوئے اوقات کی تحدید کا حکم دیا ہے، اس لیے نماز اور روزے میں کوئی فرق نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

کبار علماء کمیٹی.